ازعدالت عظمی

سوورن کنیٹ ورکس وغیرہ

بنام

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن اور دیگر وغیرہ

28 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ، 1948؛ دفعات 75(2)، 85–بی، 94–اے اور 95–اے اور ضابطے 26، 31–اے (جیسا کہ 1979 میں ترمیم کی گئی تھی) اور 34۔

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس–آجر کا حصہ–ادائیگی کا طریقہ کار–نقصانات کا محصول اور تاخیر سے ادائیگی پر سود–اپیل کنندہ تعمیر کے ذریعے حصہ میں تاخیر–ادائیگی میں تاخیر کے لیے عائد ہونے والے نقصانات–انشورنس عدالت کے ذریعے برقرار رکھے گئے نقصانات–اپیل–منعقد، ضابطہ 31–اے کے تحت آجر کو کارپوریشن کو کارڈ جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے–ضابطہ 31–اے کے تحت نہ صرف کارڈ پر باضابطہ طور پر مہر لگائی جانی چاہیے بلکہ کارپوریشن کے ساتھ آجر اور ملازم کے حصے کی جمع رقم کی مناسب تعمیل کی نشاندہی کرتے ہوئے بھی پیش کیا جانا چاہیے–اپیل کنندگان تعمیل کو ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں، اس کے مطابق۔ ایکٹ توضیعات کے ساتھ، ایکٹ کے تحت مطلوبہ چندہ جمع کرنے کا–نقصانات اور سود کا نفاذ درست ہے:

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن افسران کو اختیارات کا تفویض–کی توثیق۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حداختیار: دیوانی اپیل نمبر 402 (این ایل) 1986 وغیرہ۔

1984 کے کیس نمبر 6اے میں ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس عدالت، فرید آباد کے 14.8.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس کے گمبھیر

جواب دہندگان کے لیے پی اے چودھری، کے این ناگپال اور سی وی ایس راؤ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں ای ایس آئی عدالت، فرید آباد، ہریانہ کے احکامات سے پیدا ہوتی ہیں۔سی اے نمبر402 / 86 کے حقائق تمام اپیلوں کو نمٹانے کے لیے کافی ہیں۔اپیل کنندگان وہ ادارے ہیں جو ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ، 1948 (مختصر طور پر، ایکٹ) توضیعات کے تحت آتے ہیں۔انہوں نے سال1980 – 81 کے لیے حصہ ادا نہیں کیا۔لہذا، کارپوریشن نے 31 دسمبر 1982 کو نوٹس جاری کیا تھا جس میں اپیل گزاروں سے کہا گیا تھا کہ وہ تاخیر سے ادائیگی پر سود کے ساتھ نقصانات کی ادائیگی کریں۔اپیل گزاروں نے 14 فروری 1983 کی درخواست کے ذریعے اس پر اعتراض کیا تھا۔کارپوریشن نے اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے 18 فروری 1983 کو 8843 روپے کی رقم میں ہرجانے عائد کرنے کا حکم منظور کیا۔اپیل گزاروں نے انشورنس عدالت کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 75(2) کے تحت درخواست دائر کر کے اسے چیلنج کیا۔انشورنس عدالت نے 14 اگست 1985 کے اپنے حکم کے ذریعے نقصانات کو برقرار رکھا ہے۔چونکہ 1981 کا سی اے نمبر 2057 اور 2058 اس عدالت میں زیر التوا تھے،اس لیے انہوں نے عدالت عالیہ میں اپیلٹ مداوا حاصل کیے بغیر خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل سری ایس کے گمبھیر نے دو تنازعات اٹھائے ہیں۔سب سے پہلے، یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 94–اے کے تحت کارپوریشن کو کسی ایک افسر کو اختیار تفویض کرنے کا اختیار دیا گیا ہے لیکن افسر کو کسی دوسرے افسر کو مزید تفویض کرنے کا اختیار نہیں ہے۔اس لیے افسر کے ذریعے اختیارات کا استعمال قانون کے مطابق غلط ہے۔جب ہم نے شری ایس کے گمبھیر سے درخواست کی کہ وہ کارپوریشن کے ذریعے افسر کو اختیار دینے والے حکم کو پیش کریں،تو وہ کارپوریشن کے ذریعے منظور کردہ حکم پر اپنا ہاتھ رکھنے سے قاصر ہیں۔لیکن وہ یہ دعوی کرنا چاہتے ہیں کہ علاقائی ڈائریکٹر، ایک مسٹر جی آر نائر ایک مندوب افسر تھے جنہیں کارپوریشن نے اپنی قرارداد کے مطابق اقتدار تفویض کیا تھا۔اس لیے یہ حکم قانون کے لحاظ سے برا ہے۔جب تک ہم کارپوریشن کے منظور کردہ حکم پر غور نہیں کرتے، یہ دیکھنا مشکل ہے کہ آیا یہ مزید وفد ہے یا نہیں۔ایکٹ کی دفعہ 95–اے کے تحت یہ دیکھا گیا ہے کہ کارپوریشن کو اپنے کسی بھی افسر کو اختیار دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔یہ واضح ہوگا کہ علاقائی ڈائریکٹر خطے کے افسران میں سے ایک ہے؛ لازمی طور پر، وہ کارپوریشن کی جانب سے ایکٹ کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے کے لیے ایک فاضل افسر ہے۔نچلی عدالت میں یہ تسلیم کیا گیا کہ وہ اتنا مجاز تھا۔لہذا، افسر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ تاخیر سے ادائیگی کے لیے ہرجانے اور اس پر سود عائد کرنے کا حکم دے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ایکٹ کے تحت ضابطہ 26 اور 34 کے تحت جو ضروری ہے وہ شراکت کے ڈاک ٹکٹ خریدنا، ان پر چسپاں کرنا اور انہیں وقت پر منسوخ کرنا ہے۔اگر یہ آجر کے ذریعے کیا جاتا ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ آجر نے وقت پر حصہ کی رقم ادا کر دی ہے۔اگرچہ ضابطہ 31–اے جو 1979 کی ترمیم کے ذریعے لایا گیا تھا، اس کے علاوہ آجر کو کارپوریشن کو کارڈ جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے محض ایک رسمی طریقہ کار ہے کہ رقم احاطہ شدہ ملازمین کے سلسلے میں ادا کی گئی ہے۔چونکہ کارڈوں پر باضابطہ طور پر مہر لگائی گئی تھی اس لیے اتھارٹی کی جانب سے جرمانہ عائد کرنے کے لیے کی گئی کارروائی قانون کے مطابق غلط ہے۔ہمیں دلیل میں کوئی صداقت نہیں ملتی ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ ضابطہ 31–اے کے تحت، جیسا کہ 1979 میں ترمیم کی گئی تھی، نہ صرف کارڈ پر باضابطہ طور پر مہر لگائی جانی چاہیے بلکہ اسے کارپوریشن کے ساتھ آجر اور ملازم کے تعاون کے جمع کی مناسب تعمیل کی نشاندہی کرتے ہوئے بھی پیش کیا جانا چاہیے۔ایسا نہیں کیا

گیا ہے۔انشورنس عدالت نے ایک حقیقت کے طور پر پایا تھا کہ تعمیل نہیں کی گئی ہے۔اپیل کنندگان ایکٹ توضیعات کے مطابق، ایکٹ کی دفعہ 85–بی کے تحت مطلوبہ شراکت کے جمع کی
تعمیل کو ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔اپیل گزاروں نے ان دفعات کی خلاف ورزی کی جس میں نقصانات کا نفاذ اور تاخیر سے ادائیگی پر سود شامل ہے۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کردی جاتی ہیں۔کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیلیں مسترد کردی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document